REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

یوم چہار شنبہ خطبہ نمبر ۵

۸ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔۔۔ ۱۴ ر تبلیغ ۱۳۴۱ ہش ۔۔۔ ۱۴ ر فروری ۱۹۶۲ء ۔۔۔ نمبر ۳۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۳ ر فروری بوقت ۹ بجے صبح

تمام رات حضور ایدہ اللہ کو بے چینی رہی نیند نہیں آئی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

مکمل ترک اسلحہ کے بارہ میں اٹھارہ ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کی جائے

جنیوا کانفرنس کے متعلق روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کی تجویز

ماسکو ۱۳ ر فروری۔ روسی وزیر اعظم نکیتا خروشیف نے تجویز پیش کی ہے کہ مکمل ترک اسلحہ کے بارہ میں ۱۸ ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کی جائے۔ روسی وزیر اعظم نے یہ تجویز اپنے ایک خط میں پیش کی ہے۔ جو انہوں نے ان تمام ملکوں کی حکومتوں کو بھیجا ہے۔ جو ۱۴ ر مارچ کو جنیوا میں منعقد ہونے والی ترک اسلحہ کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ ماسکو ریڈیو نے کل مسٹر خروشیف کے پیغام پر مشتمل ایک اعلان نشر کیا جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ۱۸ ملکوں کی ترک اسلحہ کمیٹی اعلیٰ سطح پر کام شروع کرے۔ اور اس میں متعلقہ حکومتوں یا مملکتوں کے سربراہ شریک ہوں۔

واشنگٹن کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ روسی وزیر اعظم کی اس تجویز سے واشنگٹن کے سیاسی حلقے حیران رہ گئے۔ روسی لیڈر نے اس سلسلہ میں صدر کینیڈی کے نام ایک خط میں امریکی وزیر خارجہ کو یہ تجویز پیش کی ہے۔ خط ملتے ہی وزیر خارجہ ڈین رسک نے صدر کینیڈی سے رابطہ پیدا کیا جو اس وقت ورجینیا میں اپنے دیہی مکان میں تعطیل منا رہے ہیں بعد ازاں وزیر خارجہ نے متعلقہ حکومتوں کے سفیروں کو دفتر خارجہ بلایا اور انہیں روسی وزیر اعظم کی تجویز بتائی۔ ابھی تک اس تجویز کے بارے میں سرکاری طور پر کوئی تبصرہ نہیں ہوا۔ بہر حال امریکیوں کا خیال ہے کہ مسٹر خروشیف اس وقت مصالحت کے موڈ میں ہیں۔ صدر کینیڈی آئندہ چند روز میں روسی سفیر سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ اس ملاقات کے دوران روسی وزیر اعظم کی یہ تجویز زیر بحث آئے گی۔

لنڈن کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ لنڈن میں روسی ناظم الامور نے کل برطانوی دفتر خارجہ کے ایک وزیر مملکت سے ملاقات کی۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ روسی ناظم الامور نے وزیر مملکت کو برطانوی وزیر اعظم میکملن کے ایک پیغام کے روسی جواب کا متن حوالے کیا ہے۔ برطانوی وزیر اعظم نے مسٹر خروشیف کے نام اپنے پیغام میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ جنیوا میں ۱۸ ملکوں کی ترک اسلحہ کانفرنس کے انعقاد سے قبل امریکہ، برطانیہ اور روس کے وزرائے خارجہ کا اجلاس منعقد کیا جائے

تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان کے آئندہ اقدام پر غور

اگلے چند ہفتوں میں اعلیٰ افسروں اور ماہرین کی کانفرنسیں منعقد ہونگی

کراچی ۱۳ ر فروری۔ یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے سلسلہ میں پاکستان کا اگلا اقدام کیا ہوگا۔ آئندہ چند ہفتوں میں کراچی اور راولپنڈی میں پاکستانی افسروں اور کشمیر سے متعلق امور کے ماہرین کی کانفرنسیں منعقد ہوں گی۔ وزارت خارجہ کے سکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی اس سلسلہ میں وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر سے بات چیت کرنے کے لئے عنقریب راولپنڈی جائیں گے اس کے بعد افسروں اور ماہرین کے کئی اجلاس ہوں گے۔ ان میں حفاظتی کونسل کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران پاکستان کے لائحہ عمل کے بارے میں غور کیا جائے گا۔

پاکستان کی شکایت پر مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے حفاظتی کونسل کا اجلاس یکم فروری کو منعقد ہوا تھا۔ پاکستان و بھارت کے نمائندوں کے بیانات سننے کے بعد اجلاس یکم مارچ کے بعد کسی تاریخ تک ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر حفاظتی کونسل کے صدر امریکی نمائندے ایڈلائی سٹیونسن نے کہا تھا کہ یہ مسئلہ حفاظتی کونسل کے زیر غور رہے گا

درخواست دعا

ربوہ ــــ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری پچھلے دنوں بہت بیمار رہے ہیں۔ اب پہلے کی نسبت تو بفضلہ تعالیٰ بہت افاقہ ہے لیکن ضعف اور کمزوری کی شکایت ہے

اسی طرح آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کو شدید اعصابی تکلیف ہوگئی تھی۔ اب اگرچہ نسبتاً آرام ہے تاہم ابھی ضعف کے باعث چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب اور آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین

امریکہ سے بھارت کو سب سے زیادہ قرضہ ملا

نئی دہلی ۱۳ ر فروری۔ امریکہ نے ترقیاتی قرضہ فنڈ سے گزشتہ چار برس کے دوران ایشیا میں سب سے زیادہ امداد بھارت کو دی ہے۔ بھارت کو اس فنڈ سے ۲۲ قرضوں کی صورت میں ۵۴ کروڑ ۶۵ لاکھ ڈالر کی امداد ملی ہے۔ امداد حاصل کرنے والے ۱۹ ممالک کی فہرست میں پاکستان دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ پاکستان کو ۱۹ قرضوں کی صورت میں ۲۸ کروڑ ۶۶ لاکھ ڈالر کی امداد ملی ہے۔ ترکیہ کو سات قرضوں کی صورت میں ۲۸ کروڑ ۹۶ لاکھ ڈالر اور ایران کو ۴ قرضوں کی صورت میں ۱۱ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر امداد حاصل ہوئی:

مزید رضا کار مغربی نیو گنی بھیجے جائیں گے

جکارتہ ۱۲ ر فروری۔ انڈونیشیا کے صدر سکارنو نے کل یہاں انکشاف کیا کہ مغربی نیو گنی کو آزاد کرانے کے لئے عنقریب مزید رضا کار مشرقی جاوا کے مقام سرابایا روانہ ہوں گے۔ رضا کاروں کا پہلا دستہ کل یہاں سے روانہ ہو گیا تھا۔ انڈونیشی حکومت کل دس ہزار رضا کار بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ صدر سکارنو نے آج اپنے گرمائی محل میں اخبار نویسوں سے ایک ملاقات کے دوران بتایا کہ ان تمام رضا کاروں کو جنہیں اب تک بھرتی کیا جا چکا ہے مغربی نیو گنی بھیجا جائے گا۔ یہ رضا کار مختلف مرحلوں میں جائیں گے۔

سنگاپور کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ انڈونیشیا کی کرسچین پارٹی کی آٹھویں کانفرنس نے آج ہالینڈ کے عیسائی چرچوں اور حکومت پر زور دیا کہ جتنی جلد ممکن ہو مغربی نیو گنی کا نظم و نسق انڈونیشیا کے حوالے کر دیا جائے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اہم ارشادات

رمضان المبارک کے روزوں میں شریعت نے کیا حکمتیں رکھی ہیں

مومنوں کا فرض ہے کہ وہ ان بابرکت ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات عالیہ کی ایک قسط جو حضور کے درس القرآن سے ماخوذ تھی اور جس میں رمضان المبارک کی اہمیت اور روزوں کے فوائد کا ذکر تھا گذشتہ ہفتے الفضل میں شائع ہو چکی ہے اب اسی تسلسل میں دوسری قسط ہدیۂ احباب کی جا رہی ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی) ربوہ)

روزوں کا ایک روحانی فائدہ

یہ بھی ہے کہ اس سے انسان خدا تعالیٰ سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ نیند سے پاک ہے۔ انسان ایسا تو نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی نیند کو بالکل چھوڑ دے مگر وہ اپنی نیند کے ایک حصہ کو روزوں میں خدا تعالیٰ کے لئے قربان ضرور کرتا ہے۔ سحری کھانے کے لئے اٹھتا ہے۔ تہجد پڑھتا ہے۔ عورتیں جو روزہ نہ بھی رکھیں وہ سحری کے انتظام کے لئے جاگتی ہیں۔ کچھ وقت دعاؤں میں اور کچھ نماز میں صرف کرنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح رات کا بہت کم حصہ سونے کے لئے باقی رہ جاتا ہے اور کام کرنے والوں کے لئے تو گرمی کے موسم میں دو تین گھنٹے ہی نیند کے لئے باقی رہ جاتے ہیں۔ اس طرح انسان کو

اللہ تعالیٰ سے ایک مشابہت

پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے۔ انسان کھانا پینا بالکل تو نہیں چھوڑ سکتا۔ مگر پھر بھی رمضان میں اللہ تعالیٰ سے وہ ایک قسم کی مشابہت ضرور پیدا کر لیتا ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ سے خیر ہی خیر ظاہر ہوتا ہے اسی طرح انسان کو بھی روزوں میں خاص طور پر نیکیاں کرنے کا حکم ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص غیبت۔ چغل خوری اور بدگوئی وغیرہ بُری باتوں سے پرہیز نہیں کرتا اُس کا روزہ نہیں ہوتا گویا مومن بھی کوشش کرتا ہے کہ اس سے خیر ہی خیر ظاہر ہو اور وہ غیبت اور لڑائی جھگڑے سے بچتا رہے۔ اس طرح وہ اُس حد تک خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے جس حد تک ہو سکتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز اپنی مثل کی طرف دوڑتی ہے

فارسی میں ضرب المثل ہے کہ "کند ہم جنس با ہم جنس پرواز"۔ پس روزہ کا ایک روحانی فائدہ یہ ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے اعلیٰ درجہ کا اتصال ہو جاتا ہے اور خدا تعالےٰ خود اُس کا محافظ بن جاتا ہے۔

پھر روزوں کا روحانی رنگ میں

ایک یہ بھی فائدہ ہے

کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا الہام انسانی قلب پر نازل ہوتا ہے اور اُس کی کشفی نگاہ میں زیادہ جلا اور نُور پیدا کر دیا جاتا ہے درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالےٰ کی کوئی عادت تو نہیں مگر اس میں عادت سے ایک مشابہت ضرور پائی جاتی ہے۔ انسان کی طرح اُس کی آنکھیں نہیں مگر وہ بصیرت ضرور رکھتا ہے اس کے کان نہیں مگر وہ سمیع ضرور ہے اسی طرح گو اُس میں کوئی عادت نہیں پائی جاتی مگر اُس میں یہ بات ضرور پائی جاتی ہے کہ جب وہ ایک کام کرتا ہے تو اُسے دہراتا ہے انسانوں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے بعض لوگوں کو ہاتھ یا پیر ہلانے کی عادت ہوتی ہے اور وہ بار بار ہلاتے ہیں اور عادت کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ کوئی بات بار بار کی جائے اور یہ بات اللہ تعالیٰ میں بھی ہے کہ جب وہ ایک خاص موقعہ پر اپنا فضل نازل کرتا ہے تو اس موقعہ پر بار بار فضل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے ماتحت چونکہ

رمضان کے مہینہ میں

قرآن کریم نازل ہوا تھا۔ اس لئے اگر اس رسول کی اتباع کی جائے جس پر قرآن کریم نازل ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ کی عادت سے مشابہت رکھنے والی صفت کے ماتحت ان لوگوں کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت کی وجہ سے دنیا سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس سے تعلقات نہیں رکھتے۔ کھانے پینے اور سونے میں کمی کرتے ہیں۔ بے ہودہ گوئی وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے الہام سے نوازتا اور اُن پر رؤیا صادقہ اور کشوف صحیحہ کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اسرار غیبیہ سے مطلع کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ایک الہام ہے کہ :-

"پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"

اِس میں بھی وہی عادت والی بات بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک دفعہ بہار میں

اپنی رحمت کی شان

دکھائی تھی۔ اس لئے جب پھر موسم بہار آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کہتی ہے کہ اب کے میرے بندے کیا کہیں گے۔ اس لئے ہم پھر اپنی شان دکھاتے ہیں اور اگر بندے اس سے فائدہ اٹھائیں تو اگلی بہار میں پھر وہی انعام نازل ہوتا ہے۔ غرض کلامِ الٰہی کو اگر درخت تصوّر کر لیا جائے تو جو صفت الٰہی عادت کے مشابہ ہے وہ ہر رمضان میں اسے جھنجھوڑتی ہے اور اس سے مومنوں کو تازہ بتازہ پھل حاصل ہوتے ہیں۔

پھر روزوں سے اِس رنگ میں بھی

روحانیت ترقی کرتی ہے

کہ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے کھانا پینا ترک کرتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے اُس کی راہ میں مرنے کو تیار ہے اور جب وہ اپنی بیوی سے مخصوص تعلقات منقطع کرتا ہے تو اس بات پر آمادگی کا اظہار کرتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے اپنی نسل کو بھی برباد کر دینے کے لئے تیار ہے۔ اور جب وہ روزوں میں ان دونوں اقسام کے نمونے پیش کر دیتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی لقاء کا مستحق ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تعلق ہونے اور روحانیت کے مضبوط ہو جانے سے وہ شخص ہمیشہ کے لئے گمراہی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ پھر رمضان کے ذریعہ استقلال کی عادت بھی ڈالی جاتی ہے کیونکہ یہ نیکی متواتر ایک عرصہ تک چلتی ہے۔ انسان دن میں کئی کئی مرتبہ کھانے کا عادی ہوتا ہے۔ غرباء اور امراء شہری اور دیہاتی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق عام ایام میں کئی دفعہ کھاتے ہیں۔ مگر رمضان میں تمام کھانے سمٹ سمٹا کر صرف دو بن جاتے ہیں۔ اِسی طرح جہاں دوسرے ایام میں وہ ساری رات سوئے رہتے ہیں وہاں رمضان کے ایام میں انہیں تہجد اور سحری کے لئے اٹھنا پڑتا ہے اور دن کو بھی

قرآن کریم کی تلاوت

میں اپنا کافی وقت صرف کرنا پڑتا ہے غرضیکہ رمضان کے ایام میں اپنی عادت کی بہت کچھ قربانی کرنی پڑتی ہے اور یہ قربانی ایک دن نہیں دو دن نہیں بلکہ متواتر ایک مہینہ تک بغیر ناغہ کے کرنی پڑتی ہے پس روزوں سے استقلال کا عظیم الشان سبق ملتا ہے اور درحقیقت بغیر مستقل قربانیوں کے کوئی شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتا۔ کیونکہ حقیقی محبت جوش دلانے سے تعلق نہیں رکھتی۔ اور نہ وہ عارضی ہوتی ہے بلکہ حقیقی محبت استقلال سے تعلق رکھتی ہے۔

یہی وجہ ہے

کہ جب ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ آپ کی ایک بیوی نے چھت سے ایک رسہ اس لئے لٹکا رکھا ہے کہ جب نماز پڑھتے پڑھتے انہیں اُونگھ آنے لگے تو اُس کا سہارا لے لیں۔ تو آپ نے فرمایا یہ کوئی

عبادت نہیں۔ عبادت وہی ہے جسے انسان بشاشت سے ادا کر سکے اور جس کے نتیجہ میں ایسا ملال پیدا نہ ہو جو اس کے دوام اور استقلال کو قطع کرنے کا موجب بن جائے۔

اسی طرح

روزوں کا ایک اور فائدہ

یہ ہے کہ اس کے ذریعہ مومنوں کو ایک مہینہ تک اپنے جائز حقوق کو بھی ترک کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ انسان گیارہ مہینے حرام چھوڑنے کی مشق کرتا ہے۔ مگر بارھویں مہینہ میں وہ حرام نہیں بلکہ حلال چھوڑنے کی مشق کرتا ہے۔ یعنی روزوں کے علاوہ دوسرے ایام میں ہم یہ نمونہ دکھاتے ہیں کہ خدا کے لئے ہم کس طرح حرام چھوڑ سکتے ہیں۔ مگر روزوں کے ایام میں ہم یہ نمونہ دکھاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کیلئے کس طرح حلال چھوڑ سکتے ہیں اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

حلال چھوڑنے کی عادت

پیدا کئے بغیر دنیا میں حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں اکثر فساد اس لئے نہیں ہوتے کہ لوگ حرام چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے بلکہ اکثر فساد اس لئے ہوتے ہیں کہ لوگ حلال کو بھی ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ وہ لوگ بہت ہی کم ہیں جو ناجائز طور پر کسی کا حق دبائیں مگر وہ لوگ دنیا میں بہت زیادہ ہیں جو لڑائی اور جھگڑے کو پسند کر لیں گے مگر اپنا حق چھوڑنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوں گے۔ سینکڑوں پاگل اور نادان دنیا میں ایسے ہیں جو اپنا حق حاصل کرنے کے لئے دنیا میں عظیم الشان فتنہ و فساد پیدا کر دیتے ہیں اور اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتے کہ

دنیا کا امن

برباد ہو رہا ہے۔ حالانکہ اگر وہ ذاتی قربانی کریں تو دنیا سے جھگڑے اور فساد مٹ سکتے ہیں اور نہایت خوشگوار امن قائم ہو سکتا ہے۔ پس رمضان کا مہینہ ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم صرف حرام ہی نہ چھوڑو۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے لئے اگر ضرورت پڑ جائے تو حلال یعنی اپنا حق بھی چھوڑ دو۔ تاکہ دنیا میں نیکی قائم ہو اور خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ

اسلامی عبادتیں

اپنے اندر کئی قسم کے سبق رکھتی ہیں۔ بعض سبق ایسے ہوتے ہیں جو ہر عبادت سکھاتی ہے۔ اور بعض سبق ایسے ہیں جو ساری عبادتوں کی مجموعی حالت سے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنیہ اسی طرح خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ عالم میں ہمیں یہ نقشہ نظر آتا ہے کہ اس کا ہر فرد اپنے اندر ایک حقیقت رکھتا ہے پھر دو افراد مل کر اپنے اندر حقیقت رکھتے ہیں۔ پھر دو سے زیادہ افراد ملکر ایک حقیقت پیدا کرتے ہیں۔ پھر سارا عالم اپنے اندر ایک حقیقت رکھتا ہے۔

یہی حال عبادتوں کا ہے

اور جس طرح قانونِ قدرت میں ایک ترتیب اور ربط موجود ہے۔ اسی طرح عبادتوں میں بھی ربط ہے۔ مگر یہ بات صرف شریعت اسلامیہ ہی کو حاصل ہے باقی شرائع میں نہیں۔ ان میں نماز۔ زکوٰۃ اور روزہ کی قسم کی عبادتیں ہیں۔ مگر ان کا آپس میں کوئی ربط نہیں۔ وہ ایسی ہی ہیں جیسی بکھری ہوئی اینٹیں۔ لیکن شریعت اسلامیہ کو اگر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ اس کا ہر حکم اپنے اندر حقیقت رکھتا ہے۔ پھر سارے کے سارے احکام ملکر اپنے اندر حقیقت رکھتے ہیں۔ اس کی ایک مثال

نماز اور روزہ

ہے۔ نماز اپنی ذات میں ایک سبق رکھتی ہے اور روزہ بھی اپنی ذات میں ایک سبق رکھتا ہے۔ مگر پھر نماز اور روزہ ملکر ایک اور سبق رکھتے ہیں۔

اگر نماز نہ ہوتی صرف روزے ہوتے تو یہ سبق رہ جاتا۔ اور اگر روزے نہ ہوتے صرف نماز ہی ہوتی۔ تب بھی یہ سبق رہ جاتا۔ بے شک روزے اپنی ذات میں مفید ہیں اور نماز اپنی ذات میں مفید ہے جس طرح اسلام کی ساری عبادتیں اپنی اپنی ذات میں مفید ہیں۔ لیکن نماز اور روزہ ملکر ایک نیا سبق دیتے ہیں جس کی طرف میں اس موقعہ پر توجہ دلانا چاہتا ہوں

نماز کا اصل مقام طہارت ہے

جسے وضو کی حالت کہتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص وضو کر کے نماز کے لئے بیٹھ جاتا ہے۔ وہ نماز ہی کی حالت میں ہوتا ہے۔ نماز اس حالت کا انتہائی مقام ہے ورنہ اصل نماز مومن کی وہ قلبی کیفیت ہے۔ جو وضو سے تعلق رکھتی ہے اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ

وضو کی کیا حقیقت ہے

وضو کے ذریعہ جو فعل ہم کرتے ہیں۔ وہ اس وقت تک جاری رہتا ہے۔ جب تک کہ کوئی چیز جسم سے خارج نہ ہو۔ خواہ وہ پیشاب پاخانہ کے رنگ میں خارج ہو خواہ مرد و عورت کے تعلقات کے ذریعہ سے خارج ہو یا اور ایسے رنگوں میں خارج ہو۔ جن سے طہارت کو نقصان پہنچتا ہو۔ غرض وضو کا مدار کسی چیز کے جسم سے نہ نکلنے پر ہے

اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں

کہ نماز کی طہارت کا مدار اس امر پر ہے۔ کہ کوئی چیز جسم سے خارج نہ ہو۔ لیکن روزہ کی طہارت کا مدار اس امر پر ہے کہ کوئی چیز جسم کے اندر داخل نہ ہو۔ بے شک روزہ میں مرد و عورت کے تعلقات سے بھی روکا گیا ہے۔ مگر یہ اس لئے ہے کہ روزہ کی حالت میں انسان کی کلی توجہ اور طرف نہ ہو۔ ورنہ روزہ کا اصل مدار کسی چیز کے جسم میں داخل نہ ہونے پر ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ روزہ کا مدار اس امر پر ہے کہ کوئی چیز جسم میں داخل نہ ہو۔ اگر صرف نماز ہی ہوتی اور وضو صرف ظاہری صفائی ہوتا۔ تو کہا جاتا کہ اس سے مراد صرف ہاتھ منہ اور پاؤں کا دھونا ہے اسی طرح اگر روزہ ہوتا اور کوئی چھوٹی موٹی چیز کھا لی جاتی تو کہا جا سکتا تھا کہ روزہ سے مراد فاقہ کرانا ہے۔ لیکن جسم سے کچھ خارج ہونے سے وضو کا باطل ہو جانا اور کسی چیز کے جسم میں داخل ہونے سے روزہ کا ٹوٹ جانا بتاتا ہے کہ کسی چیز کے خارج ہونے کا نماز سے اور کسی چیز کے اندر داخل ہونے کا روزہ سے تعلق ہے۔ اور ان دونوں کو ملا کر

یہ لطیف بات نکلتی ہے

کہ انسان طہارت میں اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ دو احتیاطیں نہ کرے۔ یعنی بعض چیزیں اپنے جسم سے نکلنے نہ دے

فدیہ دینے والے احباب توجہ فرمائیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو چکا ہے کیا ہی بابرکت ہیں وہ لوگ جنہیں اس مہینہ میں اخلاص اور نیکی اور تقویٰ کی روح کے ساتھ روزے رکھنے اور خاص عبادت اور دعاؤں کی توفیق حاصل ہے۔ قرآن فرماتا ہے وان تصوموا خیرٌ لکم۔ لیکن اگر کسی بھائی یا بہن کو لمبی بیماری یا بڑھاپے کی حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اس کے لئے ہمارے رحیم و کریم آسمانی آقا نے روزے کی جگہ فدیہ ادا کرنے کی اجازت دی ہے اور سچی نیت سے فدیہ ادا کرنے والا جو بہانہ خوری سے کام نہ لیتا ہو خدا سے وہی اجر پائیگا جو روزہ دار کو ملتا ہے کیونکہ لا یکلف اللہ نفساً الّا وسعھا۔ پس ہر شخص اپنے نفس کا محاسبہ کر کے روزے یا فدیہ کا فیصلہ کرے۔ اگر وہ روزے کی طاقت رکھتے ہوئے روزے کو ٹالتا ہے تو وہ مجرم ہے لیکن اگر وہ حقیقتاً معذور ہے تو وہ خدا کے نزدیک قابلِ معافی ہے بلکہ اگر اس کی نیت پاک ہے اور معذوری حقیقی ہے تو وہ اجر کا مستحق ہوگا۔

مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ فدیہ صرف ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو لمبی بیماری یا بڑھاپے کے ضعف کی وجہ سے روزہ رکھنے سے حقیقۃً معذور ہو چکے ہوں ورنہ عارضی بیماری کی صورت میں عدّۃ من ایّامٍ اخر کا حکم ہے یعنی بیماری یا سفر کی حالت دور ہونے پر انہیں چاہیئے کہ دوسرے دنوں میں اپنے روزوں کی مقررہ گنتی کو پورا کریں اور خدائی حساب میں فرق نہ آنے دیں۔

دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ معذور لوگوں کے لئے میرے دفتر ربوہ میں فدیہ کی تقسیم کا انتظام موجود ہے۔ پس جو دوست حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں وہ میرے دفتر میں اپنے فدیہ کی رقم (جو ان کی اپنی حیثیت کے مطابق ہونی چاہیئے) بھجوا سکتے ہیں جو انشاء اللہ مستحقین میں تقسیم کروا دی جائے گی لیکن اگر فدیہ دینے والوں کے قرب وجوار میں غریب لوگ موجود ہوں جو فدیہ کے مستحق سمجھے جائیں تو انہیں فدیہ دینا بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں فدیہ کے ثواب کے علاوہ ہمسائیگت کے حق کا ثواب بھی ملتا ہے۔ وانّما الاعمال بالنیّات

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد دفتر خدمت درویش ربوہ

اور بعض چیزیں داخل نہ ہونے دے اگر ہم ان دو باتوں کا لحاظ رکھ لیں کہ بعض کو داخل نہ ہونے دیں تو طہارت کامل ہو جاتی ہے نماز اور روزہ سے مجموعی طور پر انسان کو یہ گُر سکھایا گیا ہے کہ ہر انسان کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ بعض چیزوں کے جسم سے نکلنے کی وجہ سے وہ ناپاک ہو جاتا ہے اُن کو نکلنے نہ دے اور بعض چیزوں کے جسم میں داخل ہونے کی وجہ سے وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔ انہیں داخل نہ ہونے دے

اب سوال پیدا ہوتا ہے

کہ وہ کونسی گندی چیزیں ہیں جن کا نکلنا روحانیت کے لحاظ سے مضر ہوتا ہے۔ دنیا میں تو ہم دیکھتے ہیں کہ گند کا نکلنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ کیا ایسے گند بھی ہیں جن کا نہ نکلنا اچھا ہوتا ہے اس کے متعلق ہمیں قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض گند ایسے بھی ہیں جن کا نہ نکلنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ مثلاً کسی کی طبیعت میں غصہ زیادہ ہے اگر کسی موقعہ پر اسے سخت غصہ آگیا مگر وہ اُسے نکلنے نہیں دیتا تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ کہ نیک اور متقی انسان کو بھی غصہ آجاتا ہے مگر وہ اُسے روک لیتا ہے جیسے نماز کے وقت اس بات کا لحاظ رکھ لیتا ہے کہ اس وقت ایسی چیزیں ظاہر نہ ہوں جو وضو کو باطل کر دیں

بعض کیفیتیں ایسی ہوتی ہیں

کہ وہ روک دینے سے کم نکلتی ہیں۔ اور اگر انہیں نکلنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے تو بڑھ جاتی ہیں۔ غصہ بھی ایسی ہی کیفیات میں سے ہے۔ ہمارے ہاں محاورہ بھی یہی ہے۔ کہتے ہیں کہ اب تو آپ نے غصہ نکال لیا ہے اب جانے دو۔ یعنی گالی گلوچ یا مار پیٹ کے ذریعہ سے

غصہ کا اظہار کر لیا ہے

لیکن اگر وہ اسے دبا لیتا اور روک لیتا ہے تو وہ اس کے لئے نیکی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں اگر کسی کے دل میں کوئی بُرا خیال پیدا ہو مگر وہ اُسے روک لے اور اس پر عمل نہ کرے تو یہ اس کے لئے نیکی ہو جاتی ہے۔ غرض قلب کے بعض ایسے حالات ہوتے ہیں کہ اگر انہیں ظاہر کیا جائے تو طہارت باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اُنکو دل ہی میں رکھیں تو نیکی بن جاتی ہے۔ یہ سبق نماز سے حاصل ہوتا ہے۔

دوسری چیز یہ ہے

کہ کوئی چیز جسم میں داخل نہ ہونے دی جائے اس کی مثال جھوٹ، استہزاء، چغلخوری اور غیبت وغیرہ کی باتیں ہیں ان کا نہ سننا بھی نیکی ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی باتیں روحانیت سے عاری کر دیتی ہیں۔ پس اخلاق فاضلہ مکمل کرنے کے لئے ان دونوں باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ بعض قسم کے گندوں کو باہر نہ نکلنے دیا جائے اور بعض کو اندر نہ داخل ہونے دیا جائے۔ روزہ ہمارے لئے یہ سبق رکھتا ہے کہ ہم اُن تمام ناپاک اور گندی باتوں سے بچیں جن کو اپنے اندر داخل کرنے سے ہماری روحانیت باطل ہو جاتی ہے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کے قرب سے محروم ہو جاتے ہیں۔

اس سوال کا جواب کہ روزے صرف رمضان کے مہینہ میں ہی کیوں رکھوائے جاتے ہیں۔ سارے سال پر ان کو کیوں نہ پھیلا دیا گیا یہ ہے کہ جب تک

تواتر اور تسلسل

نہ ہو صحیح مشق نہیں ہو سکتی۔ ہر مہینہ میں اگر ایک دو دن کا روزہ رکھ دیا جاتا تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ایک وقت کے کھانے میں تو بعض اوقات سیر وغیرہ کے باعث دیر ہو جاتی ہے یا بعض اوقات اور مصروفیتوں کے باعث کبھی نہیں کھایا جا سکتا مگر کیا اس سے بھوک اور پیاس کو برداشت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ حکومت بھی فوجیوں سے متواتر مشق کراتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہر مہینہ میں ایک دن ان کی

مشق کے لئے رکھ دے

تو جو کام کبھی کبھی کیا جائے اس سے مشق نہیں ہو سکتی۔ مشق کے لئے مسلسل کام کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے پورے ایک ماہ کے روزے مقرر فرما دئیے تاکہ مومنوں کو خدا تعالےٰ کے لئے بھوکا پیاسا رہنے اور رات کو عبادت کے لئے اُٹھنے اور دن کو ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کرنے کی عادت رہے اور اُن کی روحانی صلاحیتیں ترقی کریں۔ غرض رمضان کا مہینہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے

خاص برکات اور خاص رحمتیں

لے کر آتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالےٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت ہی کھلے رہتے ہیں اور انسان جب چاہے اُن سے حصہ لے سکتا ہے۔ صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے ورنہ اس کی طرف سے دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ اپنے بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر بعض دفعہ دوسروں کے دروازہ پر چلا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے بعد ایک عورت کو دیکھا کہ وہ پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر پھر رہی تھی۔ اُسے جو بچہ بھی نظر آتا وہ اُسے اٹھا کر اپنے گلے سے لگا لیتی اور پیار کر کے چھوڑ دیتی۔ آخر اسی طرح تلاش کرتے کرتے اُسے اپنا بچہ مل گیا اور وہ اسے لے کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اس عورت کو اپنا بچہ ملنے سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی اللہ تعالےٰ کو اپنے گم شدہ بندہ کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے سو

اس رحیم وکریم ہستی سے تعلق

پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ ہر گھڑی رمضان کی گھڑی ہو سکتی ہے اور ہر لمحہ قبولیت دعا کا لمحہ بن سکتا ہے۔ اگر یہ دیر ہوتی ہے تو بندہ کی طرف سے ہوتی ہے لیکن یہ بھی اُس کے احسانات میں سے ہی ہے . . . . . کہ اُس نے رمضان کا ایک مہینہ مقرر کر دیا تاکہ وہ لوگ جو خود نہیں اُٹھ سکتے ان کو ایک نظام کے ماتحت اُٹھنے کی عادت ہو جائے اور اُن کی غفلتیں ان کی ہلاکت کا موجب نہ ہوں۔

پس

یاد رکھو

کہ روزے کوئی مصیبت نہیں ہیں اگر یہ کوئی دکھ کی چیز ہوتی تو انسان کہہ سکتا تھا کہ میں دکھ میں کیوں پڑوں۔ لیکن جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے روزے دکھوں سے بچانے اور گناہوں سے محفوظ رکھنے اور اللہ تعالےٰ کی لقاء حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہیں اور گو بظاہر یہ ہلاکت کا باعث معلوم ہوتے ہیں کیونکہ انسان فاقہ کرتا ہے۔ جاگتا ہے۔ بے وقت کھانا کھاتا ہے جس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے اور پھر ساتھ ہی اس کے یہ احکام بھی ہیں کہ

صدقہ وخیرات زیادہ کرو

اور غرباء کی پرورش کا خیال رکھو۔ مگر یہی قربانیاں ہیں جو اُسے خدا تعالےٰ کا محبوب بناتی ہیں اور یہی قربانیاں ہیں جو قومی ترقی کا موجب بنتی ہیں۔

ولادت

خدا تعالےٰ نے میرے بڑے بھائی مکرم عبدالرشید غنی ایم۔ ایس سی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ عزیزہ نیک۔ صالح اور خادمہ دین ہو۔ آمین۔

نیز ہمارے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالرؤف غنی امسال ڈاکٹری کا فائنل امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر عبدالشکور غنی اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال ایبٹ آباد)

نوٹ:۔ آپ نے شکریہ میں دو خطبہ نمبر جاری کروائے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت

۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ تینتالیسویں (۴۳) مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ امان ۱۳۴۱ھش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی)

خدا کے ساتھ رشتہ جوڑنے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کا مہینہ

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

میں آج کل بیمار ہوں اور اب ضعف کا بھی زمانہ ہے اسلئے میں رمضان کی برکات کے متعلق اب اس رنگ میں مفصل مضمون نہیں لکھ سکتا۔ جس طرح کہ گذشتہ چالیس سال کے طویل زمانہ میں قریباً ہر سال لکھتا رہا ہوں اس لئے ذیل میں ایک نہایت مختصر نوٹ کے ذریعہ دوستوں کو بعض ان نیکیوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جن کے ساتھ رمضان کے مبارک مہینہ کو مخصوص مناسبت ہے۔

اسلام میں سب سے **اوّل نمبر** پر اور سب سے مقدم خدائے واحد کے ساتھ انسان کے **ذاتی اور براہ راست تعلق** کا سوال ہے جس پر قرآن وحدیث نے انتہائی زور دیا ہے اسی لئے حدیث میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جہاں دوسرے نیک اعمال کے خدا تعالےٰ نے اور اور اجر مقرر فرمائے ہیں وہاں روزے کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ **اس کا اجر میں خود ہوں**۔ پس رمضان کے روزوں کو خدا تعالےٰ کے ساتھ انسان کے ذاتی تعلق پیدا کرنے کی مخصوص تاثیر حاصل ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ رمضان کے روزوں سے صرف صبح سے لیکر شام تک بھوکا پیاسا رہنا مراد نہیں بلکہ اس میں روزوں کے وہ تمام شرائط اور لوازمات شامل ہیں جن کے متعلق قرآن وحدیث میں تاکید فرمائی گئی ہے۔ یعنی پاک نیت کے ساتھ رضائے الٰہی کے لئے روزہ رکھنا **پنج گانہ نماز** کی پابندی کے علاوہ نوافل اور **خصوصاً تہجّد اور تراویح** کی نماز ادا کرنا۔ ذکر الٰہی میں مصروف رہنا **دعاؤں** کے ذریعہ خدا کے حضور جھکے رہنا۔ قرآن مجید **کی تلاوت** کرنا۔ **صدقہ وخیرات** میں حصہ لینا اور **تمام لغویات** سے پرہیز کرنا اور جسے توفیق رمضان کے آخری عشرہ میں **اعتکاف** کی عبادت بجا لانا مراد ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ جو شخص پاک نیت کے ساتھ رمضان کی ان تمام مقدس شرائط اور لوازمات کو ادا کرے گا۔ وہ خدا کے فضل سے خالق ہستی کے ساتھ ذاتی اور براہ راست تعلق پیدا کرنے میں ضرور کامیاب ہوگا۔ وہ خدا تک پہنچ جائے گا۔ اور خدا اسے مل جائے گا۔ اور خدا اسے اپنے قرب سے نوازیگا جو انسان کی پیدائش کی اصل غرض وغایت ہے۔ ایسے شخص کی دعائیں خدا کے حضور سنت اللہ کے مطابق زیادہ قبولیت کا شرف پائینگی۔ اور خدا اس کا حافظ و ناصر ہوگا۔ اور اسکے لئے غیرت دکھائے گا۔ بیشک اس پر کبھی کبھی ابتلاء کے طور پر امتحان آئینگے۔ مگر یہ امتحان اسے ذلیل کرنے اور نیچا گرانے کے لئے نہیں ہوں گے بلکہ اسے ترقی دینے اور اس کی روح میں مزید جلا پیدا کرنے اور اسے خدا سے قریب تر لانے اور دنیا پر اس کے اندرونی جوہر ظاہر کرنے کیلئے آئینگے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ رمضان کے مہینہ کو ان تمام لوازمات کے ساتھ ادا کریں جو اسلام نے بیان کئے ہیں اور **ذکر الٰہی اور دعاؤں اور تہجد** اور **تراویح** کی نماز پر خصوصیت کے ساتھ زور دیں اور **قرآن مجید کی تلاوت** توجہ کے ساتھ کریں اور جہاں تک توفیق ملے **صدقہ وخیرات** میں حصہ لیں اور یہ سب باتیں پاک نیت اور دل کی سچی تڑپ کے ساتھ ادا کریں۔ پھر وہ دیکھینگے کہ ایک طرف ان کی روح خدا کی طرف دوڑنا شروع ہوگی اور دوسری طرف خدا ان کی طرف بھاگا آئیگا اور ان دونوں کے اتصال سے وہ عظیم الشان روحانی بجلی پیدا ہوگی۔ جس کے لئے بھٹکے ہوئے انسانوں کی روح اور اس وقت کی مادی دنیا ترس رہی ہے۔

میں اس موقعہ پر تربیت کے خیال سے دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ نسخہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں جو حضور اپنی جماعت کی اصلاح کی غرض سے بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ رمضان میں **اصلاح نفس** کا یہ ایک عمدہ ذریعہ ہے کہ انسان رمضان کے مہینہ میں اپنے نفس کا محاسبہ کرکے اپنی کسی کمزوری کو ترک کرنے کا دل میں خدا سے عہد کرے۔ اور پھر پوری کوشش کے ساتھ اس عہد پر قائم ہو جائے۔ چونکہ رمضان کے مہینہ کو خاص روحانی ماحول حاصل ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ اس مہینہ میں خاص طور پر اپنے بندوں کے قریب ہو جاتا اور ان کی سنتا اور ان کی نصرت فرماتا ہے اس لئے حضور فرماتے تھے کہ اس قسم کے عہد کے نتیجہ میں انسان زیادہ آسانی کے ساتھ اپنی کمزوریوں پر غلبہ پا سکتا اور نفس کی پاکیزگی اور جماعتی اتحاد اور یک جہتی حاصل کر سکتا ہے۔ ایسے عہد کے متعلق عہد کرنے والوں کو اپنی کمزوری کے اظہار کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسا اظہار خدا کی ستاریت کے خلاف ہے۔ بلکہ صرف دل میں خدا سے عہد کیا جائے کہ میں آئندہ فلاں (ذاتی یا جماعتی) کمزوری سے بچ کر رہوں گا اور پھر پورے عزم اور ہمت اور استقلال کے ساتھ دعا کرتے ہوئے اس عہد کو اس طرح نبھائے کہ پھر کبھی اس کمزوری کا مرتکب نہ ہو۔ پس ہماری جماعت کے مخلص دوستوں کو رمضان کے مہینہ میں اس **روحانی نسخہ** سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور ہمارے مردوں اور عورتوں اور جوانوں اور بوڑھوں سے اسلام اور احمدیت بلکہ انسانیت کی ایسی خدمت لے جو اس کی رضا اور ہماری فلاح کا موجب ہو اور رسول پاکؐ کا نام چہار اکناف عالم میں گونجنے لگ جائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ
۹ فروری ۱۹۶۲ء مطابق ۳ رمضان

فہرست وصول شدہ رقوم فدیہ

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کی طرف سے اس رمضان میں اس وقت تک **فدیہ** کی رقم وصول ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے اور مزید نیکیوں کی سعادت سے نوازے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ **فدیہ** صرف ایسے لوگوں کے لئے ہے جو لمبی بیماری یا ضعفِ پیری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ باقی کو روزہ رکھنا چاہیئے اور عارضی بیماری کی صورت میں اچھا ہونے پر گنتی پوری کرنی چاہیئے۔ رقوم فدیہ مستحقین ربوہ اور بیرونجات میں تقسیم کی جارہی ہیں۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۰/۲/۶۲)

۱	امۃ الرشید بیگم صاحبہ بیوہ مولوی علی احمد صاحب مرحوم ربوہ	۱۰ —— ۰۰
۲	امۃ الرحیم صاحبہ اہلیہ مرزا برکت علی صاحب	۱۲۰ —— ۰۰
۳	چوہدری محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ منجانب اہلیہ خود	۱۵ —— ۰۰
۴	بیگم صاحبہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ	۳۰ —— ۰۰
۵	ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ	۱۵ —— ۰۰
۶	مبارکہ خاتون صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر رشید احمد صاحب بنت چوہدری ظہور احمد صاحب ربوہ	۱۳۰ —— ۰۰
۷	چوہدری عبدالماجد صاحب کراچی منجانب والدہ صاحب چوہدری محمد معین صاحب لندن	۳۵ —— ۰۰
۸	محمد طفیل صاحب لاہور چھاؤنی	۳۰ —— ۰۰
۹	ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ	۱۵ —— ۰۰
۱۰	شیخ غلام قادر صاحب ربوہ	۱۰ —— ۰۰
۱۱	مبارکہ نسرین صاحبہ اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نیر مبلغ سلسلہ احمدیہ	۱۵ —— ۰۰
۱۲	امۃ الحکیم صاحبہ معرفت چوہدری حفیظ احمد صاحب سیالکوٹ	۱۰۰ —— ۰۰
۱۳	کلثوم بیگم صاحبہ رحمانی اہلیہ عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی کراچی	۲۰ —— ۰۰
۱۴	امۃ الحفیظ خانم صاحبہ بیگم خان شمس الحق خانصاحب خانپور	۲۵ —— ۰۰
۱۵	گلزار بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری شریف احمد صاحب مرحوم نسبت روڈ لاہور	۲۵ —— ۰۰
۱۶	ملک اللہ رکھا صاحب سلطانپورہ لاہور	۲۰ —— ۰۰
۱۷	چوہدری ناصر علی صاحب چک $\frac{60}{R.B}$ ضلع لائلپور	۲۰ —— ۰۰
۱۸	حاجی عبدالکریم صاحب فردوس کالونی کراچی	۲۵ —— ۰۰
۱۹	عبدالعزیز خان صاحب منجانب برکت بی بی صاحبہ مرحومہ آف ٹلونڈی جھنگلاں	۲۰ —— ۰۰
۲۰	سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۳۰ —— ۰۰
۲۱	نور بی بی صاحبہ والدہ چوہدری بشیر احمد صاحب ڈائے ونڈی ربوہ	۱۵ —— ۰۰
۲۲	چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ۔ محلہ دارالبرکات ربوہ	۲۰ —— ۰۰
۲۳	مشتاق زہرہ صاحبہ اہلیہ چوہدری ظہور احمد باجوہ	۲۰ —— ۰۰
۲۴	فلائٹ لفٹیننٹ چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ بذریعہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ربوہ	۳۰ —— ۰۰
۲۵	قریشی رشید احمد صاحب ارشد معہ اہلیہ صاحبہ محلہ دارالرحمت ربوہ	۳۰ —— ۰۰
۲۶	ماسٹر فقیر اللہ صاحب افسر امانت تحریک جدید ربوہ	۱۵ —— ۰۰
۲۷	عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ	۱۵ —— ۰۰
۲۸	بیگم صاحبہ چوہدری نبی احمد صاحب کراچی	۱۰۰ —— ۰۰

ریویو آف ریلیجنز انگریزی ہر ماہ یکم کو ربوہ سے شائع ہوتا ہے.....

۲۹- حکیم معزز احمد صاحب شور کوٹ ضلع جھنگ ۰۰ — ۲۰

۳۰- میاں محمد شریف صاحب ٹیلیفون آفس گوجرہ ۰۰ — ۲۰

۳۱- عبدالمنان خاں صاحب ۲۳ ڈیوس روڈ لاہور ۰۰ — ۲۵

۳۲- چوہدری عبدالحمید خاں صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۰۰ — ۵۰

۳۳- ملک مظفر احمد نسبت روڈ لاہور ۰۰ — ۲۰

۳۴- اہلیہ صاحبہ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر ربوہ ۰۰ — ۲۵

۳۵- مسز ضیاء صاحبہ پروفیسر زنانہ کالج سرگودھا۔ ۰۰ — ۲۵

۳۶- ڈاکٹر ظفر حسن صاحب لاہور چھاؤنی ۰۰ — ۲۰

۳۷- چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔اے لاہور منجانب خود اہلیہ صاحبہ ۰۰ — ۴۰

۳۸- چوہدری سلطان محمد احمد صاحب ماڈرن کالونی کراچی ۱۶ منجانب ہمشیرہ خود ۰۰ — ۳۰

۳۹- صدرالدین احمد صاحب کھوکھر " " منجانب اہلیہ صاحبہ ۰۰ — ۵۰

۴۰- سید ارتضیٰ علی صاحب "الحمراء" کراچی ۵ ۰۰ — ۳۰

۴۱- مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی ۰۰ — ۲۵

۴۲- ایم عبدالرحیم صاحب پراچہ۔ ملتان شہر ۰۰ — ۵۰

۴۳- مستری دوست محمد صاحب احمدی بنوں۔ ۰۰ — ۲۰

۴۴- لفٹنٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب بذریعہ میاں عبدالحق صاحب رامہ ربوہ ۰۰ — ۲۰

۴۵- امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ ۰۰ — ۳۰

۴۶- کرنل تقی الدین احمد صاحب اسکندریہ ۰۰ — ۱۰۰

۴۷- ڈاکٹر ایم اے ظفر صاحب ٹبورا (افریقہ) منجانب والدہ خود ریکت بی بی صاحبہ مرحوم ۲۵ — ۶۶

۴۸- مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم۔ ربوہ ۰۰ — ۲۵

۴۹- چوہدری محمد اختر صاحب اوورسیر محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ ۰۰ — ۲۰

کراچی میں اصلاح وارشاد کی کامیاب کلاس

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹ر جنوری سنہ ۶۲ء تا ۴ر فروری سنہ ۶۲ء سات یوم کے لئے ایک کلاس اصلاح وارشاد کی منعقد کی گئی۔ جس میں مندرجہ ذیل مضامین پر مقررین نے علمی و تحقیقی تقاریر فرمائیں

نمبر شمار	مضمون	مقرر	نمبر شمار	مضمون	مقرر
۱-	بائیبل کی الہامی حیثیت	مولوی غلام احمد صاحب فرخ	۲-	رد کفارہ	مولوی عبدالمجید صاحب
۳-	آنحضرت صلعم کے بارہ میں بائیبل کی پیشگوئیاں	ایضاً	۴-	واقعہ صلیب تاریخ کی روشنی میں	مولوی عبدالحمید صاحب
۵-	ردّ الوہیت مسیح و تثلیث	اللہ داد خاں صاحب	۶-	اسلامی تعلیم اور عیسوی تعلیم کا موازنہ	چوہدری احمد مختار صاحب

۷- اسلام۔ عیسائیت اور مغرب۔ مکرم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

روزانہ ۶½ بجے شام سے ۸½ بجے شام تک پروگرام جاری رکھا گیا۔ اور مقررین نے پوری تحقیق سے مضامین پر روشنی ڈالی تقریروں کے بعد سوال و جواب کا موقعہ بھی دیا جاتا رہا۔ یہ مضامین حاضرین کے لئے ازدیاد علم اور ایمان کا باعث ہوئے۔ احباب جماعت اور دیگر غیر از جماعت دوست بھی ذوق و شوق سے اس کلاس میں شامل ہوتے رہے۔ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے تعاون کا اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا اور انہوں نے خدام کو زیادہ سے زیادہ تحریک کرنے کے لئے پوری جدوجہد فرمائی۔ **فجزاھم اللہ احسن الجزاء**

کلاس کا افتتاح محترم جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت کراچی نے فرمایا۔ علاوہ ازیں آپ مختلف مواقع پر تشریف لا کر کلاس میں دلچسپی فرماتے رہے

کلاس کے آخری روز محترم چوہدری احمد مختار صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے کلاس کی کامیابی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ نیز احباب کی دلچسپی اور اشتیاق کو دیکھتے ہوئے آپ نے احباب کے سامنے تجویز پیش فرمائی کہ ایسی کلاس ہر سہ ماہی میں ہوا کرے جسے احباب نے بالاتفاق منظور فرمایا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کراچی)

عید فنڈ

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال۔ ربوہ)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"مختلف تحریکات کا ہونا جماعت کی روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ اگر صرف چندہ عام جماعت سے وصول کیا جاتا تو اس کے دل میں وہ روحانیت پیدا نہیں ہوتی جو چندہ عام اور وصیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر صرف چندہ عام اور وصیت کی مدات ہوتیں تو ان دونوں کے نتیجہ میں بھی وہ روحانیت پیدا نہ ہو سکتی جو چندہ عام۔ چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ گویا ہر نئی تحریک مومنوں کے دلوں میں ایک نیا ایمان پیدا کر دیتی ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ہم دلوا نگی طور پر اپنے چندوں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ سکیمیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی روحانی ترقی کے لئے جاری فرمائی تھیں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو جاری رکھیں تاکہ نیکی کے موجبات اور اس کے محرکات ہر وقت ہمارے سامنے رہیں اور وہ نئی سے نئی شکل میں ہمارے سامنے آتے رہیں۔ کسی وقت وہ چندہ جلسہ سالانہ کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں۔ کسی وقت وہ چندہ عام کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں۔ کسی وقت وصیت کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں اور کسی وقت **عید فنڈ** کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں"

(رپورٹ مجلس مشاورت سنہ ۱۹۴۳ء صفحہ ۹۰)

پس معلوم ہوا کہ عید فنڈ بھی ان اسکیموں میں سے ایک سکیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی روحانی ترقی کے لئے جاری فرمائی تھیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ اس سکیم کو جاری رکھیں۔ کیونکہ مومن کی شان یہی ہے کہ وہ تو نہ فکر اور غم کے موقعہ پر سلسلہ کی ضرورتوں کو پس پشت ڈالتا ہے اور نہ خوشی اور شادمانی کے موقعہ پر جماعتی ضرورتوں کو نظر انداز کرتا ہے۔ ہمارے لئے تو اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ دینی طاقت اور قوت کو ہر ممکن رنگ میں مجتمع کر کے اسلام کی خدمت پر لگا دیں۔ کیونکہ ہم نے ساری دنیا کو اسلام اور احمدیت کے لئے فتح کرنا ہے اور ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا ہے۔ اور خدائے واحد کے جھنڈے کے نیچے لانا ہے۔ اور ہم نے عہد کیا ہوا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم میں سے ہر شخص جتنی رقم بھی عید کی خوشی منانے پر خرچ کر سکتا ہو یا کرنا چاہے۔ اس کا بڑا حصہ عید فنڈ کی شکل میں سلسلہ کے حوالے کر دے۔ تا ہمارے لئے حقیقی عید کا دن زیادہ نزدیک آ جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں **عید فنڈ** کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس مروج تھی۔ لیکن حضور کے زمانے کے بعد روپیہ کی قیمت میں جو کمی واقعہ ہوئی ہے اور احباب کی آمدنیوں میں جو زیادتی ہوئی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اب ہم اس چندہ کو ایک روپیہ تک محدود نہ رکھیں۔ بلکہ ہر شخص اپنی وسعت کے مطابق اس چندہ میں حصہ لے۔ اور جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے اس رقم میں سے جو ہر دوست عید کی خوشی منانے میں خرچ کرنا روا رکھیں۔ اس میں سے کم از کم آدھی رقم ضرور عید فنڈ میں ادا کریں۔ تا ہمارے عمل سے اس امر کا ثبوت مہیا ہو جائے کہ ہمیں درحقیقت اپنی خوشی کے مقابلہ میں سلسلہ کی خوشی زیادہ عزیز ہے۔

لہذا تمام عہدیداروں سے التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں مناسب موقعوں پر عید فنڈ کے لئے تحریک فرمائیں اور وصول شدہ رقم مرکز میں بھجوا دیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

پتہ مطلوب ہے

مکرم راجہ محمد نواز خانصاحب ولد موراز خانصاحب موصی نمبر ۹۹۲۴ سابق سکونت ڈھلواں۔ ضلع جہلم کے موجودہ ایڈریس کی نظارت بہشتی مقبرہ کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو اس سے اطلاع دیں یا اگر موصی موصوف خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۳۷۶: میں سردار بیگم زوجہ محمد ثناء اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ مکان نمبر ۷/۱۴۱ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت مبلغ یکصد روپیہ حق مہر ہے۔ جو بذمہ خاوند واجب الوصول ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- سردار بیگم زوجہ چوہدری ثناء اللہ صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ۱۰/۱/۶۲

گواہ شد:- محمد ثناء اللہ صاحب راجپوت زرگر (خاوند موصیہ) غلہ منڈی ربوہ

گواہ شد:- محمد سعید صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ۱۰/۱/۶۲

نمبر ۱۶۳۷۷: میں چراغ بی بی زوجہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ سابقہ سیکھواں ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ حق مہر ابھی بذمہ خاوند واجب الادا ہے

الامۃ:- نشان انگوٹھا چراغ بی بی زوجہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ ۸/۱۱/۶۱

گواہ شد:- خواجہ عبدالرحمٰن ولد خیر الدین خاوند موصیہ۔ ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ ۸/۱۱/۶۱

گواہ شد:- خواجہ نذیر احمد ولد فقیر محمد صاحب دفتری کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۶۳۷۸: میں حرمت بی بی زوجہ مستری مہر دین صاحب قوم چوہان پیشہ مستری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ موجودہ گزارش ہے کہ حق مہر مبلغ چار سو روپے صرف کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر ابھی بذمہ خاوند واجب الوصول ہے۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ نیز یہ وصیت بھی کرتی ہوں کہ اگر اسکے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی وصیت کے مطابق اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا کردوں تو اسے منہا کر لیا جائے۔ نیز وفات کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر کوئی آمد ثابت ہوئی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا:- مسماۃ حرمت بی بی اہلیہ مستری مہر دین نمبر وصیت ۸۰۔۱۵۶ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد:- مستری مہر دین خاوند موصیہ موصی ۱۵۶۰۸۔ گواہ شد:- محمد بخش سیکرٹری مال دارالنصر ربوہ

نمبر ۱۶۳۷۹: میں طیبہ مبارکہ امۃ الجمیل بنت محمد یوسف خان صاحب قوم شیخ پیشہ طالبعلمی عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۶-A-۱ ناظم آباد کراچی ۱۸ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۵ ماشہ قیمت ۵۰۔۰۰ روپیہ ہے (۲) چوڑیاں نقرئی ۲ عدد (۳) بال پن نقرئی ۷ عدد (۴) انگوٹھیاں نقرئی ۲ عدد (۵) ٹاپس نقرئی ۳ عدد رجملہ وزن ۲½ تولہ قیمت ۲۵۔۰۰ روپے ہے میں اپنے زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میں تعلیم حاصل کرتی ہوں۔ اور مجھے ماہوار مبلغ پانچ روپے اپنے والد صاحب سے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

. . . .

. . . . ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:- طیبہ مبارکہ امۃ الجمیل۔

گواہ شد:- غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۳۸۰: میں محب الرحمٰن ولد حضرت میاں حبیب الرحمٰن صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ بیکار عمر ۷۲½ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن G/۱۵ پی ای سی ایچ سوسائٹی کراچی ۲۹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میری زرعی اراضی ۲۷ ایکڑ واقع موضع خود پور تحصیل و ضلع لاہور میں تھے۔ اور میری زرعی اراضی ۲½ ایکڑ واقع موضع بردولہ چکے تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ میں ہے جن کی کل قیمت ۱۰۰۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے اور نہ ہی میری کوئی ملازمت ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا زرعی اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری مندرجہ بالا زرعی اراضی سے سالانہ آمد مبلغ ۳۰۰/- روپے کے قریب ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

. . . .

. . . . میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط دسمبر ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:- محب الرحمٰن بقلم خود۔

گواہ شد:- خلیل الرحمٰن موصی ۷۷۳۷ کراچی

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ۔

نمبر ۱۶۳۸۱: میں چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن D ۳ ۴۰۳ کیمپ نمبر ۳ پی۔ اے۔ الف ماری پور کراچی ۷۵ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس ۱۲۰/- روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۹ دسمبر ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- چوہدری نذیر احمد بقلم خود۔

گواہ شد:- غلام احمد فرخ مربی جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

پتہ مطلوب ہے

مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب سابق معلم (دیہاتی مبلغ) نظارت اصلاح و ارشاد کا پتہ درکار ہے اگر کسی صاحب کو معلوم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو نظارت اصلاح و ارشاد کو اطلاع دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

اهل اسلام کس طرح ترقی کرسکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر۔ مفت

عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

ریلوے کا انتظام بہتر بنانے کے لئے مرکزی حکومت نے کمیٹی مقرر کر دی

کمیٹی ریلوے نظم و نسق صوبوں کے سپرد کرنے کی تجویز پر بھی غور کرے گی

راولپنڈی ۱۳ار فروری - مرکزی حکومت نے وزیر اقتصادی رابطہ مسٹر محمد شعیب کی سربراہی میں ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو ریلوے کے نظم و نسق کا جائزہ لے گی اور اس کو بہتر بنانے کے لئے اپنی سفارشات بھی پیش کرے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی کا اجلاس پندرہ فروری کو راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ خیال ہے کہ کمیٹی ریلوے کے نظم و نسق کو صوبوں کے سپرد کرنے کی تجویز پر بھی غور کرے گی۔

اس وقت پاکستان ویسٹرن ریلوے اور پاکستان ایسٹرن ریلوے کا انتظام مرکزی حکومت کے ریلوے بورڈ کے تحت ہے۔ ۳۱ر اگست ۱۹۵۹ء سے قبل ریلوے کا نظم و نسق وزارت مواصلات کے ریلوے ڈویژن کے تحت تھا۔

ایک اور خبر میں بتایا گیا ہے کہ صدارتی کابینہ کی اقتصادی کمیٹی نے ریلوے بورڈ کی ایک سکیم منظور کی ہے جس کے تحت پاکستان ریلوے کے پرانے اور غیر نفع بخش کارخانوں کو متوازن بنانے اور نئے کارخانے قائم کرنے کے لئے پلانٹ اور مشینیں درآمد کی جائیں گی جن پر ایک کروڑ تینتالیس لاکھ پچاس ہزار روپیہ لاگت آئے گی جس میں ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ اناسی ہزار روپیہ کا زرمبادلہ بھی شامل ہے۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے اس سکیم کو دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کی مدت کے دوران عملی جامہ پہنائے گی۔ موجودہ مشینوں اور کارخانوں کو متوازن بنانے سے پرزوں کی پیداوار میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس وقت ان پرزوں کو درآمد کیا جاتا ہے۔ مواصلات کا انتظام بہتر ہونے سے ریلوے کی کارکردگی بہتر ہو جائے گی۔

پرانے کارخانوں اور مشینوں کی جگہ نئے کارخانے اور مشینیں لگانے کے کام کی رفتار ۱۹۴۷ء سے بہت سست رہی ہے موجودہ سکیم کے تحت صرف ان مشینوں کی جگہ نئی مشینیں لگائی جائیں گی۔ جو بالکل ناکارہ ہو چکی ہیں، ریلوے کے مختلف ورکشاپوں کی سرگرمیوں میں اضافہ کے پیش نظر نئے کارخانے اور مشینیں بھی لگائی جائیں گی۔ ریلوے لائنوں کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے بھی مشینیں درآمد کی جائیں گی +

"نیپال صدر ایوب کا پرتپاک استقبال کرے گا"

کھٹمنڈو ۱۳ار فروری، نیپال کے وزیر خارجہ ڈاکٹر تلسی گیری نے کل پاکستانی صحافیوں (جو ان دنوں نیپال کا دورہ کر رہے ہیں) کو بتایا کہ نیپال صدر پاکستان محمد ایوب خان کا پرتپاک خیر مقدم کرے گا۔ آپ نے کہا "حکومت نیپال نے صدر ایوب کو مدعو کر رکھا ہے۔ اب انہیں نیپال آنے کی تاریخ مقرر کرنا ہے۔" ڈاکٹر تلسی گیری نے بتایا کہ صدر ایوب کے صاحبزادے فروری کے تیسرے ہفتے میں نیپال آکر شاہ مہندرا کے ساتھ شکار پر جائیں گے۔ وزیر خارجہ نے بتایا کہ شاہ مہندرا کے بھارت جانے کا کوئی پروگرام نہیں نہ ہی انہیں بھارت آنے کی کوئی دعوت موصول ہوئی ہے +

● کراچی ۱۳ار فروری، پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کے مینیجنگ ڈائریکٹر ائیر کموڈور نور خان "مستقبل قریب" میں کھٹمنڈو جائیں گے وہ پاکستان اور نیپال کے درمیان فضائی سروس شروع کرنے کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔ باخبر ذرائع نے بتایا کہ پی آئی اے کے سربراہ کھٹمنڈو کے فضائی اڈہ پر مسافر سہولتوں اور مسافروں کی تعداد معلوم کرنے کے بعد یہ فیصلہ کریں گے کہ آیا فضائی سروس شروع کرنا ممکن ہو گا یا نہیں +

قرص نور

۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۱ء تک

● طبی دنیا کی یہ دوا عرصہ بارہ سال سے کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔

● ہزاروں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔

● بے شمار تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں

جملہ شکایات کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو یا کتنی دیرینہ ضعفِ دل و دماغ، دل کی دھڑکن، کمزوری مثانہ پیشاب کی کثرت، چہرہ کی زردی اور عام جسمانی کمزوری کا بفضلہ تعالیٰ یقینی زود اثر اور مستقل علاج۔

مکمل کورس چار روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

نور کاجل

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے دنیا بھر میں بے نظیر۔ بچوں عورتوں مردوں سب کے لئے مفید ترین سرمہ۔

سوا روپیہ

نور آملہ

سر اور بالوں کے لئے مقوی تیل جس سے سر دھونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں سکری بالکل دور ہو جاتی ہے

ڈیڑھ روپیہ

نور ابٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار چہرہ کے کیل، چھائیوں، بدنما داغوں، مہاسوں اور مہین بال دور کرنے کے لئے مفید ہے۔

ڈیڑھ روپیہ

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

خوشخبری

گول بازار ربوہ میں

کشیدہ کاری کی بڑی مشین آگئی

ہر قسم کے سرغلاف - میز پوش - پلنگ پوش چادریں - جھالر آتشدان - دوپٹے - برقع کی آنکھیں - رومال نیلوار کے پانچے - قمیص کے گلے پر بہترین ڈیزائن کے مختلف رنگوں کے پھول کاڑھے جاتے ہیں۔ آرڈر دے کر آزمائش فرمائیں +

محمد حیات ٹیلر ماسٹر

بیت اللباس - گول بازار - ربوہ

درخواستِ دعا

کمپالہ (مشرقی افریقہ) سے اطلاع آئی ہے کہ میرے بھائی مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی پیٹ میں درد کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ابھی تک مرض کا صحیح پتہ نہیں چل سکا۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو اس تکلیف سے جلد نجات بخشے اور کامل صحت عطا فرمائے۔

(منصور احمد بھٹی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

مقوی دماغ گولیاں

ذہنی کام کرنے والوں کے لئے تحفہ قیمت ایک روپیہ

مقوی دانت منجن

پائیوریا اور کمزوری دانت کا علاج ۵۰ پیسے

تریاق نزلہ

ہر قسم کے نزلہ کا علاج پچاس پیسے

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) ۱۳/۷۵ روپے پیسے

نئی دہلی اولین شہرہ آفاق تیرہ روپے پچھتر پیسے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

شفتل اور برسیم

شفتل اور برسیم وغیرہ قسم کے چارہ سے جو جانوروں کو مہلک اور خوفناک قسم کا اپھارہ ہو جاتا ہے۔ چھری اور ٹروکار گھونپنے کے بجائے "اکسیر اپھارہ" (اکسیر پیٹھا) کے ایک پیکٹ سے یہ اپھارہ بفضلہ تعالیٰ پندرہ منٹ کے اندر اندر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اپنے علاقہ میں اس دوا کو فروخت کر کے ثواب اور شہرت حاصل کریں۔ تفصیلات خط لکھ کر مفت طلب کریں۔

قیمت فی پیکٹ ۵۰ پیسے فی درجن -/۶ روپے ۲۴ یا اس سے زیادہ پیکٹ منگوانے پر خرچ ڈاک و پیکنگ بذمہ کمپنی

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ قیمت مکمل کورس انیس ۱۹ روپے